احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار - ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۷ فتح ۱۳۷۱ہش، ۷ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعاماتِ الٰہیہ پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ترقی کرتی ہے

انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ اسی قاعدہ اور تقاضۂ فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (-) یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کر کے سعادت حاصل کریں۔ اندرونی اور بیرونی انعامات پر غور کریں اور سوچیں تا ان کی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے۔ اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو اس کی سنّت کو نگاہ میں رکھے گا اور اس کے لئے دُکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا۔ وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاوے گا۔ دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۳۲)

اگر تم بے خوف زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اللہ کا خوف اختیار کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تقویٰ کس کو کہتے ہیں؟ تقویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان ہر فعل اور ہر سوچ میں اللہ کی طرف نگاہ ڈالنی سیکھ جائے اور یہ سوچنا شروع کرے کہ میں خدا کی خاطر زندہ ہوں۔ تقویٰ کا ایک معنیٰ خوف بھی ہے تقویٰ کا معنیٰ ڈر بھی ہے لیکن وہ ڈر نہیں جو کسی جانور یا سانپ یا بچھو سے ہوتا ہے بلکہ تقویٰ ایسے خوف کو کہتے ہیں جو محبت کرنے والے کے پیار کو کھو دینے کا ڈر ہوتا ہے۔ ہمیشہ یہ خطرہ دامن گیر ہو کہ میں کوئی ایسا فعل نہ کروں۔ میری سوچ کوئی ایسی راہ اختیار نہ کرے کہ جس سے میرا پیارا اور محبوب خدا مجھ سے ناراض ہو جائے۔ اس کا نام تقویٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ طرز فکر اختیار کرو گے تو دنیا کے پردہ پر جہاں بھی تم جاؤ گے یہ طرز فکر تمہاری زندگی کی حفاظت کرے گی تمہارا لباس بھی بن جائے گی۔ تمہاری خوراک بھی ہو جائے گی۔ اور پھر تم کسی غیر اللہ کے شرّ سے خوف کھانے کی فکر میں مبتلا نہیں ہو سکتے کبھی غیر کے شر کے خوف میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خدا کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب آجاتا ہے۔ تو گویا (کلام پاک) کے نزدیک اگر تم چاہتے ہو کہ بے خوف زندگی بسر کرو تو صرف ایک راہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اختیار کرو۔ اس کی رضا سے دور جانے سے ڈرو۔ اس پہلو پر میں کچھ مزید مختصر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں منہ سے یہ کہہ دینا کہ تقویٰ خدا کی محبت کا نام ہے۔ تقویٰ خدا کی محبت کے کھو دینے کے ڈر کا نام ہے۔ انسان ہر وقت یہ خیال رکھے کہ میں اللہ کی راہ پر قائم رہوں اور خدا مجھ سے ناراض نہ ہو۔ یہ منہ سے کہہ دینا بظاہر آسان بات ہے۔ لیکن عملی زندگی میں ہر روز اس قسم کے امتحانات پیش آتے ہیں کہ ہر انسان اگر ہوش کے ساتھ زندہ رہے تو وہ یہ محسوس کر سکتا ہے کہ میرا عقیدہ اور ہے اور میرا عمل اور ہے۔ میرا دعویٰ اور ہے اور وہ زندگی جو میں نے اختیار کر لی ہے۔ وہ اور ہے۔ ہر روز آپ کے لئے ایسے مواقع پیش آتے ہیں۔ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی۔ جہاں آپ خدا کی محبت کے کھو دینے کی نسبت ان لوگوں کی محبت کے کھو دینے کے خوف سے مغلوب ہو جاتے ہیں جن

باقی صفحہ ۴ پر

اعلانِ ولادت

○ مکرم رضوان لطیف صاحب اسسٹنٹ انجینئر پاکستان ریلوے حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ یہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچی کا نام رضوانہ لطیف عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم عبدالرحیم صاحب شرما (رفیق بانی سلسلہ) کی پڑپوتی ہے۔

○ مکرم عامر ارشاد صاحب قریشی مربی سلسلہ النور سوسائٹی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ نومبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "خطۃ آراء" تجویز کیا گیا ہے۔ بچی محترم ارشاد احمد شکیب صاحب حبیب آباد کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب ریحان کرونڈی کی نواسی ہے

احباب نومولودہ بچیوں کیلئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ جو یونیورسٹی آف مانچسٹر برطانیہ میں فزکس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ان کو امریکن فزیکل سوسائٹی نے اپنی ممبر شپ عطا کی ہے۔ جس کے ذریعے سے اب ان کی رسائی امریکہ کی اعلیٰ ترین فزکس کی تحقیقات تک ہو گئی ہے۔ مکرم محمد احمد صاحب مائیکرو ویولیزر کے مضمون میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ضرورت

"فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں مع مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس اور امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال میں پہنچا دیں۔

نام آسامی	تعداد آسامی	گریڈ	
پیتھالوجسٹ	۱	۳۷۶۵-۲۷۱-۶۴۷۵	اس آسامی کیلئے پیتھالوجی میں تجربہ رکھنے والے
ویمن میڈیکل آفیسر	۱	۵۴۵۰-۲۱۵-۲۸۷۰-NPA-۵۰۰	ڈاکٹر صاحبان بھی درخواست دے سکتے ہیں
میڈیکل آفیسر	۱	۵۴۵۰-۲۱۵-۲۸۷۰-NPA-۵۰۰	امراض چشم میں ہاؤس جاب کیا ہو یا تجربہ حاصل کیا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ فتح ۱۳۷۱ہش ۷۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

بُنیادی اخلاق

اخلاق کی شاخیں تو بہت سی ہیں۔ زندگی کے ہر پہلو کے ساتھ اخلاق کا ایک شعبہ وابستہ ہے۔ ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں یا کرتے ہیں اس کا تعلق اخلاق سے ہے۔ ہماری بات اور ہمارا فعل اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور بُرے بھی۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہماری طرف سے اچھے اخلاق کا بھی مظاہرہ کیا جا سکتا ہے اور بُرے اخلاق کا بھی۔ غرضیکہ ہماری کوئی بات ہمارا کوئی فعل چاہے صرف اپنی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ یا دیگر افراد سے بھی اس کا تعلق ہو اسکی اچھائی اور اس کی بُرائی کو اخلاق کے ساتھ مُنسلک کیا جاتا ہے۔ اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ اگر ہم چاہیں کہ اخلاق کے شعبے گنے جائیں تو شائد یہ ممکن نہ ہوگا۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ بعض اخلاق بنیادی ہیں اور باقی سارے شعبے ان کے ماتحت آتے ہیں۔ اگر ان بنیادی اخلاق کا پتہ ہو اور ان کے مطابق عمل کر لیا جائے تو حسن اخلاق کی ایک اچھی مثال دی جا سکتی ہے۔ یہ بنیادی اخلاق کیا ہیں۔

گذشتہ ایام میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بنیادی اخلاق سے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور انہیں پانچ شعبوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ یہ پانچ اخلاق ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تا کہ ہم ان بنیادی اخلاق کو پیش نظر رکھتے رہیں زبان اور اپنے جوارح کو استعمال کریں۔

پہلا بنیادی اخلاق سچ ہے۔ سچ سب سے زیادہ استعمال ہونے والا اخلاق ہے اور سب سے زیادہ اہم ہے۔ سچ کے بغیر نہ ہماری زندگی آرام کی زندگی ہو سکتی ہے نہ دوسروں کی۔ ہر برائی سچ کے معدوم ہو جانے سے پھوٹتی ہے۔ سچ کے ساتھ نیکی ہی نیکی وابستہ ہے ہمیں اپنے خدا کے ساتھ سچے ہونا چاہیئے۔ اپنے ساتھ سچے ہونا چاہیئے اور اپنے معاشرے کے ساتھ سچے ہونا چاہیئے۔ دوسرا اخلاق نرم اور پاک زبان کا استعمال۔ دنیا کے اکثر جھگڑے اس اخلاق کے خلاف کام کرنے کا نتیجہ ہیں۔ تیسرا اخلاق وسعت حوصلہ۔ وسعت حوصلہ نہ ہو تو ذرا ذرا سی بات پہ جھگڑا ہوتا ہے۔ اور اگر وسعت حوصلہ ہو تو انسان بڑی بڑی باتوں سے درگذر کر لیتا ہے۔ چوتھا اخلاق غریب کی ہمدردی۔ اگر امراء غریب سے ہمدردی کریں تو خود بھی امن اور چین سے رہیں اور غریبوں کی بھی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ پانچواں اخلاق مضبوط عزم و ہمّت ہے۔ یہ ایسا اخلاق ہے کہ انسان کی ہر معاملے میں کامیابی کا ضامن بن جاتا ہے۔ ان پانچ اخلاق کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔

گفتار کے ہونٹوں پہ جو لگ جائینگے تالے
کردار زباں بن کے ہر اک کام کرے گا
مظلوم کا ہر کام نئے عزم کا حامل
ظالم ہے کہ پرچھائیں سے اپنی ہی ڈرے گا

ـــــــ ابوالاقبال

اُن کو جو سرِ دار پُکارا تو وہ بولے
منصور سے جو کچھ ہؤا وہ تجھ سے بھی ہو لے

تُو ہاتھ پکڑ لے تو سفر ضامنِ منزل
ڈولا ہے ارادہ مرا، اُمّید نہ ڈولے

چھن جائے ہر اک چیز تو مل جاتا ہے سب کچھ
پانے کی نہ کر فکر جو پانا ہے تو کھولے

رونے سے بہل جاتے ہیں ٹوٹے ہوئے دل بھی
ہنسنے کی مسرّت کا تقاضا ہے کہ رو لے

کہتے ہیں کہ عصیاں کی زمیں ہے بڑی زرخیز
آنکھوں سے گریں اشک تو مٹی کو بھگو لے

تقویٰ کو جو لے آیا ہے بازارِ ریاء میں
کہہ دو اُسے تریاق میں وہ زہر نہ گھولے

تُو تو ہے مری پُشت پناہی کی ضمانت
تُو مجھ کو بتا میری زباں بولے، نہ بولے

دل آنکھوں سے کہتا ہے کہ بیدار رہو تم
آنکھوں کا تقاضا ہے کہ دل تھوڑا سا سو لے

آجائے تجھے راس زمانے کی ہر اک بات
ہر ایک خوشی کو جو کسی غم میں سمو لے

ہے تجھ کو نسیمؔ اپنے گناہوں پہ بڑا مان
کچھ زہد کے دھبّے ہیں اُنہیں چُپکے سے دھو لے

نسیمؔ سیفی

یقینی اور قطعی علم تو خدا کو ہے کہ تمہارا مستقبل اچھا ہوگا یا بُرا۔ راحت والا ہوگا کہ دُکھ اور تکلیف والا۔ مگر ایک حد تک مستقبل کا اندازہ انسان کے گذشتہ اعمال سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اگر اس نے لنگڑے یا خاص الخاص یا ثمر بہشت کا درخت لگایا ہے تو اس سے لنگڑے یا خاص الخاص یا ثمر بہشت ہی پیدا ہوں گے۔ انگور یا سیب پیدا نہیں ہوں گے۔ اور نہ ہی وہ حنظل اور تمّہ پیدا ہوگا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

خوئے عشاق عجز ہست و نیاز
نشنیدیم عشق و کبر انباز

عاشقوں کی عادت تو عجز و نیاز ہے ہم نے کبھی عشق اور تکبر کو ساتھ ساتھ نہیں پایا

گر بجوئی سوارِ ایں رہِ راست
اندر آنجا بجو کہ گرد بخاست

اگر تو اس سیدھے راستے کے سوار کی تلاش میں ہے تو وہاں ڈھونڈ جہاں گرد اڑ رہی ہے

اندر آنجا بجو کہ زور نماند
خود نمائی و کبر و شور نماند

اسے ایسی جگہ ڈھونڈ جہاں زور نہیں رہا۔ شیخی نہیں رہی تکبر اور شور نہیں رہا

فانیاں را جہانیاں نرسند
جانیاں را زبانیاں نرسند

اس دنیا کے لوگ فانی لوگوں کو نہیں پہنچ سکتے اور زبانی مدعی سچے عاشقوں کو نہیں پہنچ سکتے

خلق و عالم ہمہ بشور و شراند
عشق بازاں بعالمِ دگر اند

تمام خلق اور جہاں شور و شر میں مبتلا ہے۔ لیکن عاشق ایک اور ہی عالم میں ہیں

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتے ہیں کہ جہاں تک حقیقی عشق کا سوال ہے اس کے لئے تو انسان کی عادت عجز و نیاز ہونی چاہیئے کیونکہ عشق اور تکبر کو کبھی ساتھ ساتھ نہیں دیکھا گیا۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ انسان میں عجز و نیاز نہ ہو۔ وہ متکبر ہو اور پھر بھی وہ کسی دوسرے کی صفات کا اس حد تک ذکر کرے کہ اس کے ساتھ اسے محبت ہو جائے اس پر وہ عاشق ہو جائے۔ جب تک انسان اپنی نفی نہیں کرتا جب تک انسان عجز و انکسار سے کام نہیں لیتا اور جب تک تکبر کے ہر شائبہ کو اپنی زندگی سے خارج نہیں کر دیتا اس وقت تک اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ عشاق کے زمرے میں شامل ہو سکے۔ حضور ایک لطیف تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کسی عاشق کو جو حقیقی معنوں میں عاشق ہے تلاش کرنا چاہتا ہے تو اس سوار کی طرح تلاش کرے جو اپنے گھوڑے پر سرپٹ بھاگا جا رہا ہو اور اس کے ارد گرد اتنی گرد اڑ رہی ہو کہ گویا وہ گرد میں لپٹا ہوا ہے عاشق کے لئے گرد میں لپٹا ہونا یعنی عجز و انکسار کا ہونا اور تکبر سے خالی ہونا انتہائی ضروری شرط ہے۔ اسی طرح جب تک انسان کو اپنے زور اور اپنی طاقت پر مان ہو اور جب تک وہ اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہے اور تکبر سے اپنے متعلق بہانگ دہل بات کرتا رہے اس وقت تک وہ عاشق نہیں ہو سکتا۔ وہ سچے عشاق کے زمرے میں شامل نہیں ہو سکتا۔

حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک دنیا داروں کا تعلق ہے وہ ان لوگوں تک نہیں پہنچ سکتے جو فنا فی اللہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے باعث اسی کے آستانے پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ زبانی دعوے کرنے والے لوگ کبھی سچے عاشق نہیں کہلا سکتے۔ زبانی دعوے کرنے والوں کے متعلق حضور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ساری دنیا اور دنیا کے لوگ شور و شر میں مبتلا ہیں اپنے وجود اور اپنی قابلیت اور اپنی صلاحیت کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں لیکن جہاں تک سچے عاشق کا تعلق ہے وہ ایک اور ہی دنیا میں رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عجز و انکسار کے ساتھ اپنی طرف آنے کی توفیق دے۔ ہمیں یہ بات بخوبی سمجھ میں آجائے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا عاشق ہونے کے لئے انسان کو ایسے ہونا پڑتا ہے جیسے وہ گرد میں لپٹا ہوا ہو اپنی بات کرنے کی بجائے اس کی بات کی جائے جس کے عشق کا ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

علمی مسائل

انسانی اعمال کے بارہ میں لوگوں میں دو غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ جس قدر اعمال انسان سے سرزد ہو رہے ہیں جبر کے ماتحت ہیں یعنی انسان ان کے کرنے پر مجبور ہے یہ خیال مذہبی لوگوں میں بھی ہے اور فلسفیوں میں بھی۔ اور اب علم النفس کے ماہرین کا ایک گروہ بھی ایک رنگ میں اسی کا قائل ہو رہا ہے اور ان کا سردار ڈاکٹر فرائڈ آسٹرین پروفیسر ہے جو لوگ اس عقیدہ پر غلط مذہبی عقیدہ کی وجہ سے قائم ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے جس طرح ایک انجینئر جب عمارت بناتا ہے تو کسی اینٹ کو پاخانہ میں اور کسی اینٹ کو بالا خانہ میں لگاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ مختار ہے کہ جسے چاہے نیک بنائے اور جسے چاہے بدکار بنائے۔ سو اس نے بعض کو نیک اور بعض کو بدکار بنایا ہے۔ مسیحیوں نے ورثہ کا گناہ تسلیم کر کے جبر کے مسئلے کو رائج کیا کیونکہ جب انسان ورثہ کے گناہ سے کفارہ کے بغیر آزاد نہیں ہو سکتا تو جس قدر لوگ کفارہ پر ایمان نہیں لاتے گناہ گار ہونے پر مجبور ہیں۔ تناسخ کا مسئلہ بھی جبر کی تائید میں ہے۔ کیونکہ جو جون سابق گناہ کی سزا میں ملی ہے لازماً ان حد بندیوں کے نیچے رہے گی جو سابقہ گناہ کی وجہ سے اس پر لگا دی گئی ہیں۔

فلسفیوں کے عقیدہ کی بنیاد صرف تجربہ پر تھی کہ باوجود کوشش کے بعض لوگ گناہ سے بچ نہیں سکتے۔ لیکن ڈاکٹر فرائڈ نے اس مسئلے کو علمی مسئلہ بنا دیا ہے اس کا خیال ہے کہ چونکہ انسان کی تعلیم کا زمانہ اس کے ارادہ کے زمانے سے پہلے شروع ہوتا ہے۔ یعنی بچپن سے اور ارادہ اور اختیار بلوغ کے وقت پیدا ہوتا ہے اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ اس کا ارادہ آزاد ہے بلکہ جس چیز کو ہم ارادہ کہتے ہیں در حقیقت وہ وہی میلان ہے جو بچپن کے اثرات کے نتیجہ میں اس کے اندر پیدا ہو گیا ہے۔ انسان اپنے افعال کو با ارادہ اور خیالات کو آزاد سمجھتا ہے لیکن در حقیقت وہ صرف بچپن کے تاثرات کے نتائج ہیں۔ اور چونکہ وہ اس کے نفس کا جزو بن گئے ہیں وہ اسے بیرونی اثر خیال نہیں کرتا بلکہ اپنا ارادہ سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر فرائڈ کے یہ خیالات نئے نہیں۔ قرآن کریم نے ان خیالات کے غلط حصے کی تردید کی ہے۔ کیونکہ جبر کی صورت میں جزا سزا ایک بے معنی فعل ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہہ کر کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں بتایا ہے کہ انسانی ارادہ اپنی ذات میں آزاد ہے گو ایک حد تک یہ محدود ہو لیکن اس کے اس حد تک آزاد ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ہدایت کو دیکھ کر اپنے لئے ایک نیا راستہ اختیار کر لے۔ مثلاً گو انسان برے اثرات کے تابع ہو لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی صفات پر وہ غور کرے تو (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی آواز اس کے اندر سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ہوتی ہے اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر فرائڈ اور اس کے شاگرد اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں کہ حالات بدلتے رہتے ہیں اور خیالات بھی بدلتے رہتے ہیں دنیا کبھی ایک حال پر قائم نہیں رہتی۔ اگر بچپن کے اثرات ایسے ہی زبردست ہوتے کہ ان سے انسان آزاد نہ ہو سکتا تو چاہیئے تھا کہ آدم سے لے کر اس وقت تک دنیا ایک ہی راہ پر گامزن رہتی لیکن اس میں بار ہا تغیر ہوا ہے اور ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے تغیرات ممکن ہیں جو انسان کے خیالات کی رَو کو اس سمت سے بدل دیں جن پر اس کے بچپن کے تاثرات اسے چلا رہے تھے۔ قرآن کریم نے اس کے نہایت زبردست دلائل دیئے ہیں۔ جبر کے عقیدہ کے بالکل مخالف ایک اور خیال بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے خیالات میں بالکل آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں کوئی دخل نہیں دیتا۔ دین حق اس خیال کو بھی رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم ان اثرات

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ڈاکٹر بشیر احمد

محترمہ جیواں بی بی صاحبہ

میری والدہ محترمہ جیواں بی بی صاحبہ جو ہمارے خاندان میں بی بی جی کے نام سے معروف تھیں۔ ۲۸ مارچ ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب رات تقریباً ڈیڑھ بجے فوت ہوئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔

آپ کے والدین شروع سے ہی قادیان کے رہنے والے تھے۔ گو وہ احمدی نہ تھے لیکن خاندان حضرت بانی سلسلہ سے اور خاص کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے ان کے خصوصی تعلقات تھے۔ ان کی سب بیٹیاں احمدی گھرانوں میں بیاہی گئیں جو سب خدا کے فضل سے مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ والدہ صاحبہ نے شادی سے پہلے خود بیعت کی اور اپنے ایمان اور اخلاص میں بہت ترقی کی۔ آپ حد درجہ سخی اور مہمان نواز تھیں۔ ترک وطن سے پہلے امرتسر میں کثرت سے مہمانوں کی آمد و رفت رہتی تھی اور آپ ہمہ وقت ان کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتیں۔ بہت اچھی منتظمہ تھیں۔ اس طرح ہمارے والد صاحب کو گھریلو ذمہ داریوں سے بے فکری رہتی تھی۔ ہمارے دادا جان کی عین جوانی میں وفات کی وجہ سے ہمارے والد صاحب کے بہن بھائیوں کی کفالت کی ذمہ داری میں والدہ صاحبہ نے بھرپور ساتھ دیا۔ اسی وجہ سے سب ہمارے چچا، پھوپھیاں اور خالائیں آپ کا بہت احترام کرتے اور انہیں اعتراف تھا کہ یہ ہماری ماں سے کم نہیں۔ والدہ صاحبہ کا سلوک اپنی ساس سے بہت شاندار رہا۔ دادی جان بھی والدہ صاحبہ سے بہت محبت کرتیں اور ہماری والدہ صاحبہ بتاتیں کہ ہمارا آپس میں کبھی جھگڑا نہیں ہوا۔

تقسیم ملک کے وقت نقل مکانی کر کے ایک گاؤں میں سکونت اختیار کر لی۔ اس وقت ملیریا کا بہت زور تھا اور مہاجرین بہت تنگدست تھے اور دودھ وغیرہ کا تو کوئی نام نہ تھا چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ روزانہ صبح شام ضرورتمندوں کے ہاں دودھ بھجواتیں اور یہ سلسلہ سال ہا سال تک جاری رہا۔ ایک گھر میں دو میاں بیوی رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے جن کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ جب تک وہ زندہ رہے ان کی دیکھ بھال اور خدمت کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہ بہت دعائیں دیتے اور برملا اعتراف کرتے کہ اگر ہماری اپنی بہو ہوتی تو شاید اتنی خدمت نہ کرتی۔ فقیر کبھی در سے خالی نہ جاتا۔ اگر کبھی کہتے کہ معاف کرو۔ تو وہ کہتا۔ آج ہماری بی بی گھر پر نہیں ہے اور عام طور پر ایسا ہی ہوتا۔

بہت باہمت تھیں صبح تین بجے اٹھنا آپ کا معمول تھا اور رات سونے تک مشین کی طرح کام کرتیں۔ اور ساتھ ساتھ لجنہ کے کاموں میں جی بھرپور حصہ لیتی۔ لجنہ کی روح رواں بنی رہتیں۔ عید کا دن آپ پر کٹھن ہوتا۔ یہ فکر ہوتا کہ ہر گھر میں گوشت پہنچ جائے اور پھر بعد میں جو گھر یاد آتے اپنا حصہ بھی ان کو بھجوا دیتیں۔ اور فرماتیں کہ ہماری خیر ہے چلو کسی غریب کی دلجوئی ہو جاوے تو اللہ راضی ہوگا۔

تربیت کے معاملہ میں کبھی غافل نہ ہوتیں ہمیشہ تاکید کرتیں کہ ہر ایک کا ادب کرو۔ سلام میں پہل کرو۔ بچوں کی اول تو کبھی شکایت نہ آتی۔ اگر کبھی آتی تو سخت باز پرس ہوتی اور اپنے ہی بچہ کا قصور مانتیں اور سرزنش کرتیں کہ تم نے ایسا موقعہ ہی کیوں پیدا ہونے دیا جس سے دوسرے کو شکایت کا موقعہ ملا پھر بعد میں بہت پیار کرتیں اور اکثر رو پڑتیں کہ مجھے تم پر سختی کرنا پڑی۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ ہم بچے کوشش کرتے کہ شکایت کا موقعہ ہی پیدا نہ ہو تاکہ والدہ کو تکلیف نہ ہو۔ جب سب بچے اور بچیاں شہروں میں منتقل ہو گئے تو خود بھی فیصل آباد آ گئیں اور گھریلو ذمہ داریوں سے تقریباً فارغ ہو گئیں۔

آپ خدا کے فضل سے کثیر العیال تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے نیک اور خادم دین اولاد دی۔ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں۔ دو بیٹے قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد شہر ہوئے اور دونوں کے دور قیادت میں مجلس فیصل آباد شہر کو علم انعامی ملا۔ باقی سب بچے اور بچیاں بھی خدمت دین میں پیش پیش ہیں۔ آپ کی اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے تیسری نسل میں بھی خدمت دین کا وہی جوش اور جذبہ ہے کہ آپ کے تین پوتے بھی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہوئے اور ہیں اور خدمت دین کا یہ سلسلہ کیا بلحاظ وقت اور کیا بلحاظ مالی قربانی کے جاری وساری ہے۔ پوتوں کی اولاد بھی وقف نو سکیم میں شامل ہو چکی ہے۔ آپ بہت عمیق الفکر تھیں۔ ہر وقت نصائح فرماتیں کہ دین کے کام کرو۔ اور زیادہ سے زیادہ چندے دو اور چندوں کی ادائیگی کو خوشحالی کا راز اور دنیاوی تفکرات سے نجات جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کو بتاتیں۔ خود بھی اپنے چندوں کے حساب کو ہمیشہ سیدھا رکھتیں اور فکرمند رہتیں تا کوئی بقایا ان کے ذمہ نہ رہے۔ لجنات کے اجلاسات میں بالالتزام شمولیت فرماتیں اور دوسروں کو بھی بہت تحریک کرتیں۔ ہم سب بہن بھائی ان کے پوتے اور پوتیاں روزانہ رات عشاء کے بعد ان کے ہاں جاتے اور وہ ذریعہ تھیں سب کی ملاقات کا۔ ان کی شخصیت بہت مسحور کن تھی۔ صاف ستھرا لباس اور پرکشش چہرہ۔ گویا کوئی فرشتہ بیٹھا ہے۔ اپنی بہوؤں سے نہایت خوشگوار تعلقات تھے جو بھی بصد شوق اس مجلس میں حاضر ہوتیں آپ ہر ایک کے مسائل سے باخبر رہتیں اور بہت صائب مشورے دیتیں۔ اپنا رابطہ ہر گھر سے رکھتیں۔ اپنے ہر بیٹے کے گھر روزانہ باری باری جاتیں اور جس گھر میں بھی وہ جاتیں ہم سب اہل خاندان وہاں پہنچ جاتے اور اسی طرح آپ کی وجہ سے سب سے ملاقات ہو جاتی۔

ہر ماہ والدہ صاحبہ کے پاس کثیر رقم اکٹھی ہو جاتی۔ اپنے چندوں کا حساب بے باق کر کے باقی سب رقم تقسیم کر دیتیں۔ غریب رشتہ داروں اور دوسرے ضرورتمندوں کی اعانت کرتیں۔ کسی کو کپڑے خرید کر بھجوا رہی ہیں اور کسی کو نقد۔ گویا کوئی خالی ہاتھ نہ جاتا اور اکثر رقم ختم ہو جانے پر ادھار لے کر بھی ضرورتمند کو دیتیں۔ گاؤں سے آئے ہوئے مدت ہو چکی تھی لیکن وہاں کے غرباء کو کبھی نہ بھلایا۔ گویا کہ سارے جہان کا فکر تھا اپنے ملحقہ خاندانوں سے بھی ان کے تعلقات بہت خوشگوار تھے۔ خاص طور پر اپنی بہوؤں کے والدین رشتہ داروں اور بہن بھائیوں سے بہت شفقت کا سلوک کرتیں اور کثرت سے تحفے تحائف دیتیں۔ ہمارے والد صاحب کی بہنوں حتیٰ کہ تایا زاد بہنوں سے بھی بہت پیار کا سلوک کرتیں۔

حضرت امام جماعت سے بہت زیادہ عقیدت اور احترام کا اظہار کرتیں اور ہمیشہ ہمارے حضرت صاحب کہہ کر ذکر فرماتیں اور ہمارے موجودہ "حضرت صاحب" سے تو بہت زیادہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتیں ان کی میزبانی کا شرف بھی ان کو حاصل تھا۔ امامت سے پہلے حضور دو دفعہ گاؤں تشریف لے گئے اور فیصل آباد میں بھی دو تین دفعہ گھر تشریف لا چکے ہیں۔ حضور کی مرکز سے دوری کو بہت محسوس کرتیں اور بڑی حسرت سے کہتیں کہ اب ان سے ملاقات ہمارے نصیب میں کہاں۔ مرکز سلسلہ سے اکثر بزرگ جب فیصل آباد آتے تو ہمارے ہاں بھی تشریف لاتے تو ہم کو ان سے ملاقات کرواتے۔ وہ والدہ صاحبہ کو دعا کی درخواست کرتے آپ انہیں اپنے بچوں کے لئے دعاؤں کی پرزور اپیل کرتیں کہ دین میں ترقی کریں۔

آخری عمر میں بہت دکھی ہو گئیں تین جوان بیٹے یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ تیسرے بیٹے کی وفات کے بعد تو گویا نڈھال ہو گئیں لیکن اس کے باوجود موقع اور محل کی اعلیٰ تعلیم کو ملحوظ رکھا اور خاندان میں خوشی کا کوئی موقع آیا تو اس کو نقصان نہیں ہونے دیا۔ طبیعت میں بہت حوصلہ تھا اور غم کو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتیں۔ اللہ کے آگے دل کا غبار نکال لیتیں۔ بیٹوں کی وفات سے ان کی مجلس سونی ہو گئی۔ درثمین اور کلام محمود بہت سنتیں۔ پھر بعد میں ایک نظم

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

بہت سنتیں اور اکثر فرماتیں کہ جب بادشاہوں نبیوں اور پیغمبروں نے اتنے اتنے دکھ دیکھے ہیں تو ہم کیا چیز ہیں۔ گویا ہمیشہ اپنی ذات کی نفی کرتیں۔ آپ خدا کے فضل سے اپنی زندگی میں ہی بخشش کی نوید پا چکی تھیں لیکن آخر دم تک تقویٰ سے کام لیا۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہیں۔ آخری دنوں میں چہرہ عین صاف ہو گیا اور صحت مند نظر آنے لگیں لیکن وہ تو ملک عدم کو جانے کی تیاری تھی ہمیشہ دعا گو رہتیں کہ یا الٰہی مرنے کے بعد چہرہ پُرنور بنا دینا اور میری جان آسانی سے نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ وفات سے پہلے رات کو اچھی بھلی سوئیں۔ آدھی رات کے بعد ایک تکلیف شروع ہوئی دیکھتے دیکھتے بے ہوش ہو گئیں اور تقریباً آدھ گھنٹہ میں آپ کی وفات ہو گئی۔ کوئی پریشانی اور بے چینی ہرگز نہیں ہوئی۔ فیصل آباد کی کثیر جماعت جنازہ میں شامل ہوئی۔ پھر ربوہ میں بہت بڑی تعداد جو بیت المبارک ربوہ میں حاضر تھی جنازہ میں شامل ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں اپنے بیٹوں کے پاس مدفون ہوئیں یہی ان کی خواہش تھی۔ ان کا دینی اور دنیاوی ہر حساب صاف تھا اور اس جہان میں ان کی کسی سے دشمنی نہ تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے کوئی بھی ان سے ناراض نہ تھا۔ آپ کو بہت عزت احترام اور پیار ملا کیونکہ حضرت والدہ صاحبہ حسن اور احسان کا مرقع تھیں۔ پس ان کی واپسی ایسے وقت میں ہوئی جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی "اے نفس خدا کے ساتھ آرام یافتہ صورت میں اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میرے بہشت کے اندر آ جا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

دعا تدبیر کا ایک لازمی حصہ ہے بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ ایک تدبیر ہم مادی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

ای۔ سی۔ او

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں ای سی او (اکنامک کواپریشن آرگنائزیشن) کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا اس تنظیم کے پہلے تین اراکین تھے۔ پاکستان، ایران اور ترکی۔ اب اس غیر معمولی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد جو ریاستیں ابھری ہیں۔ ان میں سے چھ مسلم ریاستوں کو ای سی او کے رکن بنا لیا جائے۔ چنانچہ ایک قرارداد پاس کی گئی جس کے ذریعے یہ چھ ریاستیں ای سی او کی ممبر بن گئیں۔

اگرچہ اس سے تو یہ بات تعلق نہیں رکھتی لیکن اس موقعہ پر آغا شاہی جو کسی وقت پاکستان کے وزیر خارجہ تھے کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ای سی۔ او کو دوڑنے سے پہلے چلنا سیکھنا چاہیئے۔ اس محاورے کا عام طور پر مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کام نہایت تیز رفتاری سے کئے جا رہے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ آغاز کار میں اتنی تیزی کام میں نہ لائی جائے۔ آہستہ آہستہ چل کر اس مقام پر پہنچا جائے جہاں رفتار تیز کی جا سکتی ہے۔ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ تجارت ملکوں کی سیاست کو آپس میں جوڑنے کے لئے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سیاسی جوڑ کے ساتھ ساتھ تجارت کو بھی فروغ دیا جائے۔ اور جس قدر زیادہ تجارت کو فروغ ملے گا اتنا ہی زیادہ سیاسی تعلقات مضبوط ہوں گے۔ اس لئے کہ حقیقی مفاد تجارت میں ہے نہ کہ سیاست میں۔ کہا جا سکتا ہے کہ تجزیہ نگاروں کی یہ بات بالکل درست ہے کہ مذہب کے ناطے سے پاکستان اور عرب ریاستیں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں لیکن چونکہ ان کی تجارت زیادہ تر بھارت سے ہے اس لئے ان کا سیاسی جھکاؤ بھی بھارت کی طرف ہے۔ آغا شاہی نے تجارت کی ایک مثال دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سال قزغستان میں گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے اور اس ریاست کے پاس گندم خاصی وافر موجود ہے۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان کو گندم درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر ایسا کیوں نہیں کیا گیا کہ پاکستان قزغستان سے گندم درآمد کرتا۔ اس طرح ان کے تجارتی تعلقات بھی بڑھتے اور تجارت کے ساتھ ساتھ ان کی سیاست بھی ایک دوسرے کے قریب آتی۔

ملیشیا کا دفاع

ملائشیا کی حکومت نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے ہوائی دفاع کو بہتر بنانے کے لئے برطانیہ بھی تیار کردہ میزائل خریدے گا۔ اگرچہ ابھی تک یہ فیصلہ تو نہیں ہوا کہ وہ میزائل کب اور کتنی تعداد میں خریدے جائیں گے لیکن وزیر دفاع ملائشیا نے کہا ہے کہ ہم عنقریب شارٹ برورز جو یہ میزائل تیار کرتے ہیں سے گفت و شنید کر کے آخری فیصلہ کریں گے کہ ان کی کل قیمت کیا ہو گی۔ اور ہم کتنے میزائل خرید سکیں گے۔ وزیر دفاع نے یہ بھی کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اثاثوں اور اپنے باشندوں کو بچانے کے لئے اپنے دفاع کو مضبوط کریں۔ ہوائی حملہ تو کہیں سے بھی اور کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہوائی دفاع کو مضبوط کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ ایک سرکاری افسر جن کا تعلق وزارت دفاع سے ہے نے کہا ہے کہ یہ میزائل جو ہم خریدنا چاہتے ہیں یہ ہمارے اس بجٹ کا ایک حصہ ہیں جو ۴ء۴ ارب ملیشین ڈالر یعنی ۱ء۵۶ ارب امریکی ڈالر دفاع کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اور برطانیہ سے اس لئے خریدے جا رہے ہیں کہ ۱۹۸۸ء کے ستمبر میں اس کے ساتھ جو افہام و تفہیم ہوئی تھی اس سلسلے میں ہمیں برطانیہ میزائل دینے کے لئے تیار ہے۔ یہ ایسے میزائل ہیں جو آسانی سے اٹھائے جا سکتے ہیں اور زمین سے ہوا میں مار کر سکتے ہیں۔ ان کے ذریعے زمین پر کی گئی تنصیبات کو بچانے کا کام لیا جاتا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ہمارا اپنے دفاع کو مضبوط کرنا دراصل ہمارے سماجی اقتصادی پروگرام کے فروغ کا حصہ ہے اگرچہ سرد جنگ ختم ہو گئی ہے لیکن نئی قسم کے خطرات سامنے آ رہے ہیں خاص طور پر دنیا کے بعض ملکوں کو یہ خطرات زیادہ درپیش ہیں۔

لیبیا پر دباؤ

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے لیبیا پر پابندیاں لگائی ہوئی ہیں لیبیا کے دو باشندوں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے دو ہوائی جہازوں کو تباہ کیا تھا اقوام متحدہ چاہتی ہے کہ ان دو باشندوں کو برطانیہ فرانس یا امریکہ کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ ان پر مقدمہ چلایا جا سکے۔ لیبیا نے شروع ہی سے ایسا کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس نے دیگر کئی تجاویز پیش کی ہیں جو اقوام متحدہ اور خاص طور پر امریکہ برطانیہ اور فرانس کو منظور نہیں ہیں۔ پابندیوں کی وجہ سے لیبیا کے باشندے خاصی مشکلات میں ہیں لیکن جو ملک بھی ایسی مشکلات میں سے گذرتا ہے وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکالنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کے باشندوں کی مشکلات کم ہوں۔ لیبیا بھی کچھ نہ کچھ ضرور کرتا ہو گا اسی لئے اقوام متحدہ کو اس بات پر اصرار ہے کہ لیبیا ان پابندیوں کی پوری طرح پابندی نہیں کرتا دوسرے الفاظ میں اقوام متحدہ سے جس طرح اسے تعاون کرنا چاہیئے وہ نہیں کر رہا۔ چنانچہ بار بار امریکہ برطانیہ اور فرانس لیبیا پر لگائی گئی پابندیوں کے سلسلے میں سیکورٹی کونسل میں معاملہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ اب پھر انہوں نے کہا ہے کہ وہ لیبیا کو مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اقوام متحدہ کی تمام پابندیوں کے مطابق عمل کرے۔ وہ ایسا کر سکیں گے یا نہیں یہ تو الگ بات ہے لیکن یہ کہ وہ بار بار ایسا کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ یہ بات لیبیا کے لئے پریشان کن ہے اور ظاہر ہے کہ لیبیا جتنا زیادہ پریشان ہو گا اتنا ہی وہ دیگر وسائل کی طرف نظر اٹھائے گا اور اپنے باشندوں کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرتا رہے گا۔

بوسنیا کے زخمی

بوسنیا کی جنگ میں زخمی ہونیوالے ۸۶ مسلمانوں کو تہران لانے کے پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے۔ زخمیوں کی یہ پہلی کھیپ ہے جسے ایران لا کر ان کا علاج کیا جائے گا۔ علی اکبر ولایتی جو ایران کے وزیر خارجہ ہیں نے گذشتہ روز زغرب کا دورہ کیا تاکہ کروشیا اور بوسنیا کے سرکاری افسروں سے گفت و شنید کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف فوجی مداخلت ہی سربیا کے بوسنیا پر کئے جانے والے مظالم کو روک سکے گی۔ تنظیم اسلامی کانفرنس کے ۴۷ ممبروں میں سے ایران بھی ایک ممبر ہے۔ اس تنظیم کے وزرائے خارجہ سعودی عرب میں یکم اور ۲ ستمبر کو آپس میں ملے اور انہوں نے اس امر پر غور کیا کہ اقوام متحدہ پر کس طرح مزید زور ڈالا جائے کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں کی حفاظت کریں۔ اس سے پہلے اقوام متحدہ سے یہ کہا جا چکا ہے کہ وہ سربیا کے خلاف سخت اقدام کرے اور بوسنیا کے مسلمانوں کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ جائز طریق پر اپنی حفاظت کر سکیں اس وقت ان پر حملے بھی ہو رہے ہیں اور انہیں دفاعی سامان کے حصول کی اجازت بھی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا ظلم ہے جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

بقیہ: صد۳ سے آگے

کو جو گردوپیش سے انسان پر پڑ رہے ہیں بالکل نظر انداز نہیں کر سکتے۔ پس ضروری ہے کہ ایک بالا ہستی جو تمام اثرات سے بالا ہے انسان کی نگران رہے اور ایسے بداثرات جب خطرناک صورت اختیار کر جائیں تو انسان کی مدد کر کے ان سے اسے بچائے۔ اور (ہم تیری ہی مدد چاہتے ہیں) سکھا کر اس طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارا خدا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھا بلکہ تمہاری مجبوریوں کو دیکھ رہا ہے۔ پس تم اس سے مانگو تو وہ تم کو دے گا۔ کھٹکھٹاؤ تو وہ تمہارے لئے کھولے گا۔

٭ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

٭ اس بات کا خیال رکھیں کہ واقفین نو بچوں کے مزاج کے اندر پاکیزگی ہونی چاہیئے۔

(حضرت امام جماعت الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۶۹ میں بشریٰ محمود زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ ضلع میر پور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۴۳، ایکڑ مالیتی ۲،۷۲،۰۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی زیورات ۸ تولہ مالیتی ۲۴۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ محمود زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب C/O ڈیارام شیوارام کمیشن ایجنٹ نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد جمال وصیت نمبر ۲۴۸۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مقصود احمد معلم وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۷۰ میں نصیرہ بیگم بیوہ چوہدری اصغر علی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی ۳۵۰۰/- روپے۔ (۳) ترکہ خاوند مکان ۹/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ مالیتی ایک لاکھ جس میں میرا حصہ ۱/۸ ہے مالیتی ۱۲۵۰۰/-۔ (۴) ترکہ خاوند زرعی زمین ۳ ایکڑ مالیتی ایک لاکھ روپے جس میں میرا حصہ ۱/۸ ہے مالیتی ۱۲۵۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۷۵/- مارک ماہوار مل رہے ہیں اور مبلغ ۳۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصیرہ بیگم بیوہ چوہدری اصغر علی صاحب ۹/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر ۱۔ میاں لطیف احمد وصیت نمبر ۲۲۰۶۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ احسن جاوید پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۹۴ میں فضل الرحمٰن ولد محمد عبداللہ صاحب قوم ـــ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۶-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار ۸۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل الرحمٰن ۱۷۲۵/۱۲ مدینہ کالونی لاسی پارہ بلدیہ ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر ۱۔ خلیل احمد ناصر بلدیہ ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مجید احمد بھٹی بلدیہ ٹاؤن کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۶۹۵ میں منصورہ بیگم بنت چوہدری شکر اللہ خان قوم ورک پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منصورہ بیگم بنت چوہدری شکر اللہ خان A-2/99 اختر کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صفیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲۔ صوفیہ اکرم چٹھہ وصیت نمبر ۲۳۱۵۴۔

مسل نمبر ۲۸۶۹۶ میں امۃ الحفیظ بیگم بیوہ چوہدری محمد یحییٰ مقبول قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۵-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۴ تولہ مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ۳۰۰ (۴) ترکہ خاوند بانڈ نوے ہزار کا ۱/۸ ۱۱،۲۵۰ (۵) نقد بنک میں جمع ۳۰۰۰ روپے (۶) ترکہ خاوند مکان بر قبہ ۷ مرلہ نیم پختہ مالیتی ایک لاکھ ۶۰ ہزار کا ۱/۸ بیس ہزار ۲۰۰۰۰ (۷) ترکہ والد سے نقد ۲۸۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۵۰۳۷۷ روپے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ بیگم بیوہ چوہدری محمد یحییٰ مقبول نزد گورنمنٹ فلیٹس سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ادریس قمر پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عبدالغفور وصیت ۱۶۱۳۲۔

مسل نمبر ۲۸۶۹۷ میں نسیم اختر بدر زوجہ انوار الحق خان قوم عرب پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۴/۱ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم منظور الحق پال صاحب سابق امیر ضلع جہلم آج کل ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے مثانے کا اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اپریشن کامیاب ہو اور ہر قسم کی پیچیدگی سے امان میں رکھے۔

○ مکرم شیخ عبد الرحیم صاحب مشین محلہ جہلم بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری خضر حیات صاحب آف مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کے فرزندِ اصغر عزیز صولت حیات واقفِ زندگی عرصہ سے گردوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے گردوں کی تبدیلی کے لئے کہا ہے لیکن تاحال نئے گردوں کے حصول میں دشواری ہے۔

○ مکرم محمد نصر اللہ صاحب جوئیہ ابن مکرم جہانگیر محمد صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ امیر ضلع خوشاب کی بائیں آنکھ کا اپریشن مورخہ یکم دسمبر ۹۲ء فضلِ عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ ولادت

○ مکرم منظفر احمد صاحب مبشر ایم ایس سی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۱۹ نومبر ۹۲ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "اوصاف احمد ارسلان" تجویز ہوا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولود کو وقفِ نو شامل ہونے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سرگودھا کا نواسہ ہے۔

○ مکرم سہیل مشتاق صاحب ابن مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بھٹی آف لاہور کا نواسہ ہے۔ حضور نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "عدیل مشتاق" تجویز کیا ہے۔ بچہ تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ لیڈی ڈسپنسر سول ہسپتال چکوال مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو انتقال کر گئی ہیں۔

○ حلقہ پرانی انار کلی لاہور کے زعیم خدام الاحمدیہ اسد اللہ خالد فاروقی صاحب ۳۵ سال کی عمر میں ایک سال بیمار رہنے کے بعد ۱۴ نومبر ۹۲ء کو وفات پا گئے ہیں۔ عبد الغنی فاروقی صاحب کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنی بیوہ سمیعہ خالد کے علاوہ دو چھوٹے بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو کہ وقف نو میں شامل ہیں۔ انکی تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں عمل میں آئی۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ زوجہ مکرم طاہر محمود باجوہ صاحب وصیت نمبر ۱۹۶۹۶ - ۷۳/ C سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے موجودہ ایڈریس کی اشد ضرورت ہے۔ جس کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت چوکیدار

دفتر صدر عمومی کو ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ وہی حضرات درخواست دیں جن کے پاس اسلحہ کا لائسنس ہو۔ رابطہ:۔ محمد اکبر صاحب دفتر صدر عمومی ربوہ

ضرورت لیڈی ٹیچر

ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کے ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ (جونیئر سیکشن) کو سائنس، انگریزی اور اردو ٹیچرز کی فوری ضرورت ہے۔ کم از کم ایسی بی۔ ایس۔ سی خواتین درخواستیں دینے کی اہل ہیں جو کہ انگریزی زبان (English Language) پر مکمل عبور رکھتی ہوں۔

خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں (بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ) نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

ٹریفک کے نشانات

سڑک بند ہے — موٹر کاروں کا داخلہ ممنوع — داخلہ ممنوع ہے۔

ہارن بجانا ممنوع ہے — کسٹم پولیس پوسٹ۔ رکیئے — پولیس چیک پوسٹ۔ رکیئے

وقف عارضی

امرائے اضلاع، صدران جماعت و مربیان کی خدمت میں ضروری گذارش

وقف عارضی کی بابرکت اور روحانی تحریک کے سال رواں کے اختتام میں کم و بیش ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ تمام امرائے اضلاع، صدرانِ جماعت و مربیان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنا اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ برائے وقف عارضی پورا کرنے کی بھرپور تحریک فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے افراد کو تلقین کریں کہ وہ فارم وقف عارضی پر کرکے اس نہایت ہی مفید اور بابرکت سکیم میں حصہ لے کر آسمانی برکتوں کے وارث بنیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

بقیہ: صدا سے آگے

میں آپ رہ رہے ہوتے ہیں۔ ان کے تاثرات جو آپکے متعلق ہوں گے وہ آپ کی زندگی کے نقشے بنا رہے ہوتے ہیں اور دماغ میں یہ ہوتا ہے کہ خدا کا تصور ہماری زندگی کا نقش بنا رہا ہے۔ آپ اپنے ماحول سے ڈرتے ہیں۔ اپنے ماحول کی باتوں سے خوف کھاتے ہیں یہ ہمت نہیں پاتے کہ ماحول کے مخالف کوئی طرز زندگی اختیار کر سکیں اور سر اونچا کر کے ان لوگوں میں چل سکیں......

اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفسوں کو دنیا کی آلائشوں سے آزاد کریں اور اپنے دلوں میں خدا کا خوف پیدا کریں اور خدا کے خوف کو اپنے اوپر غالب کر لیں۔ اللہ کے پیار اور محبت کو اس طرح اپنی غذا اور اوڑھنا بچھونا بنا لیں کہ غیر اللہ اس میں داخل نہ ہو سکیں۔ اسی کا نام تقویٰ ہے اسی کا نام توحید ہے۔ اسی کا نام زندگی ہے۔ اسی کا نام انسانی ضمیر کی آزادی ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام سڈنی آسٹریلیا)

بقیہ: صد۶ سے آگے

ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سکنی پلاٹ برقبہ ساڑھے ۳ مرلہ واقع دار الصدر غربی ربوہ مالیتی ۲۵۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۵۷ گرام مالیتی ۵۲۰۰۰ روپے نیز ۳ تولہ سونا مالیتی ۱۰۵۰۰ روپے (۳) حق مہر وصول شدہ ۲۰۰۰ روپے جس میں سے اب صرف ایک ہزار انعامی بانڈرہ گئے ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم اختر بدر ۱/۳۴ دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ انوار الحق خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد الحفیظ خان ۵۲/۱۳ دار العلوم وسطی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ۶ر دسمبر ربوہ: آج صبح کے وقت دھند تھی دوپہر کو دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ وزیراعظم نے ملتان کے نزدیک شجاع آباد میں ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کی تحریک ناکام ہو چکی ہے اور لانگ مارچ اپوزیشن کے گلے پڑ گیا ہے۔ اپوزیشن غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر چل رہی ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے دور میں ۴۰ سال کی حکومتوں سے زیادہ ترقیاتی کام کئے ہیں۔ لیکن یہ کوئی احسان نہیں بلکہ ہم نے یہ اپنا فرض نبھایا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے ہفتہ کے روز ایوان صدر میں صدر پاکستان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی اس ملاقات میں ملک کی جغرافیائی سیاسی اور دفاعی صورتحال پر بات چیت ہوئی اس کے علاوہ آرمی چیف نے کور کمانڈروں کے اجلاس میں زیر بحث آنے والے معاملات پر صدر کو اعتماد میں لیا۔

○ شجاع آباد میں مسلم لیگ کے جلسے میں وزیراعظم پاکستان نے ایک تجرباتی منصوبے کا اعلان کیا جس کے تحت عوام کے پیسے سے ملک میں صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں ایک شوگر مل شجاع آباد میں قائم کی جائے گی۔ اس مل کے حصص عوام کو دیئے جائیں گے اور علاقے کا ہر شخص سو روپے دے کر حصہ دار بن سکے گا۔

○ پی ڈی اے لانگ مارچ جلوس کے تصور پہنچنے پر اس کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

○ پی۔ڈی۔اے کی رہنما مسز بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لانگ مارچ جاری رہے گا۔ کیونکہ یہ پاکستان کی بقاء اور ملک کے عوام کے مستقبل کا لانگ مارچ ہے۔

○ حکومت کے خلاف پی۔ڈی۔اے کے لانگ مارچ کا چوتھا مرحلہ ۱۱ر دسمبر سے سرگودہا سے شروع ہو رہا ہے۔ جو ۱۳ر دسمبر کو لاہور پہنچے گا۔ یہ اعلان اپوزیشن کی لیڈر بے نظیر بھٹو نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ اس لانگ مارچ میں شامل ہو کر ہمارے ہاتھ مضبوط کریں۔

○ بے نظیر بھٹو نے اوکاڑہ میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ نواز شریف اب کس ریفرنڈم کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمران مہنگائی کا زبردست ریلہ لانے والے ہیں۔ ہم عوام کو مزید حکمرانوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پی ڈی۔اے دسمبر کے وسط میں بلوچستان کی حکومت سے علیحدگی کا اعلان کر دے گا۔ اور اس کے بعد ۳۰ دسمبر کو تحریک عدم اعتماد حکومت بلوچستان کے خلاف پیش کی جائے گی۔

○ پنجاب میں پی ڈی اے کی کال پر موجودہ حکومت کے خلاف مظاہرے جاری ہیں۔ فیصل آباد، گوجرانوالہ سیالکوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، قصور ساہیوال، سرگودہا، گجرات اور اوکاڑہ وغیرہ میں جلوس نکالے گئے جن میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

○ ریلوے نے مسافروں کے ماہانہ کرایہ میں اضافہ کر دیا ہے۔ پہلے ۲۰ روز کا کرایہ وصول کیا جاتا تھا اب ۲۴ روز کا کرایہ لیں گے۔

○ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹروں کے مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں ہڑتال کی جائے گی۔

○ پاکستان اوپن سکواش چیمپئن شپ ۱۹۹۲ء کے فائنل میں جان شیر نے دفاعی چیمپئن جہانگیر خان کو شکست دے کر پاکستان اوپن جیت لی۔

○ تاجکستان میں مسلمانوں اور کمیونسٹوں کے درمیان لڑائی تیز ہو گئی ہے۔ بھاری توپ خانے اور مشین گنوں کا استعمال کیا گیا اور کم از کم ۶۰ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ انتہا پسند ہندوؤں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ رام مندر کی تعمیر ہر قیمت پر شروع کر دیں گے۔

○ اجودھیا میں ملک بھر سے ۲ لاکھ ہندو جمع ہو چکے ہیں جس سے مسلم کش فسادات کا خطرہ شدید ہو گیا ہے۔ حکومت نے فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ بھارتی مسلمان رام مندر کی تعمیر کے خلاف آج یوم سیاہ منائیں گے۔ نئی دہلی میں مسلم تنظیموں نے زبردست مظاہرے کئے۔ بابری مسجد کے اردگرد حفاظتی اقدامات مزید سخت کر دیئے گئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے علاوہ سکھوں کی بھی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ بھارتی فوج میں موجود سکھوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

○ امریکی صدر بش نے ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ دنیا کا واحد ملک ہے جو تیزی سے دور دراز علاقوں میں فوج اتارنے کی صلاحیت رکھتا ہے

○ ریلوے حکام نے اعلان کیا ہے کہ ۹ر دسمبر سے سبک رفتار اور سبک خرام جو لاہور اور راولپنڈی کے درمیان چلتی ہیں کے نئے اوقات مندرجہ ذیل ہونگے۔

۱۷ر اپ سبک رفتار

روانگی لاہور ۸ بجے صبح
آمد راولپنڈی ۱ بجے بعد دوپہر

۴۷ر ڈاؤن سبک خرام

روانگی راولپنڈی ۸ بجے صبح
آمد لاہور ۱ بجے بعد دوپہر

الفضل کیلئے اشتہارات کے نئے نرخ

ادارہ الفضل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے اشتہارات کے نرخ پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء سے نئے ریٹس مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

بیرون: آخری صفحہ -/۵۰۰۰ روپے ——— آخری نصف صفحہ -/۲۵۰۰ روپے
اندرون: فی صفحہ -/۴۰۰۰ روپے ——— نصف صفحہ -/۲۰۰۰ روپے
بیرونی صفحہ -/۱۰۰ روپے فی کالم فی انچ۔ اندرونی صفحہ -/۷۵ روپے۔ شادی و ولادت (کم از کم) -/۱۰۰ روپے
(مینیجر الفضل)

فلو کیور ہوسمیل FLU CURATIVE SMELL
● ایک بار سونگھنے سے سردی کا اثر غائب ● چند بار سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، فلو، ناک کی بندش، گلے کی خرابی اور نمونیہ وغیرہ دور،
● ایک گھنٹہ میں آرام ● ایک دن میں شفاء
فلو سمیل کی ایک شیشی جیب میں رکھیں اہل خانہ اور دوستوں کے فائدہ اور صحت مندی کیلئے
آزمائش مفت TRIAL FREE
قیمت فی شیشی -/۲۰ روپے۔ ڈاک خرچ ہر چھوٹے بڑے آرڈر پر -/۱۰ روپے یکساں
ہر شہر، ضلع اور ملک میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیور ہو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان
فون دفتر۔ ۷۷۱ ——— کلینک ۶۰۶

حبوب مفید ابھرا — ۱۵ گرام -/۱۶ — ۶۰ گرام -/۴۸
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/۱۵۰ روپے
زدجام عشق خاص -/۴۸۰ روپے
روشن کاجل -/۵ روپے
تریاق معدہ -/۱۰ روپے — -/۲۰ روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ